اسلامیات

حصہ دوم

سوال نمبر 2

1- توحید:-

توحید اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور اس کا مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا عقیدہ یعنی اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ عقیدہ توحید اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی عقیدہ ہے جس پر پورا دین قائم ہے۔ عقیدہ توحید نہ صرف فرد کی روحانیت کے لیے ضروری ہے بلکہ اس کا معاشرتی اور سیاسی زندگی پر بھی گہرا اثر ہوتا ہے۔

2- توحید کے نظریے کی وضاحت:-

عقیدہ توحید تین اہم پہلوؤں میں بیان کی جاتی ہے

i) توحید فی الذات:-

اللہ تعالیٰ کی ذات کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ایک ہے اور اس کی کوئی مماثلت نہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"

(سورۃ محمد: آیت نمبر 19)

ii) توحید فی الصفات:-

اللہ کی صفات میں کوئی شریک نہیں۔ اللہ کی صفات بے مثال اور کامل ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ترجمہ "اللہ کا کوئی ہمسر نہیں"

(سورۃ اخلاص: 04)

iii) توحید فی الافعال:-

اللہ کے اختیارات میں کوئی شریک نہیں۔ وہی ساری کائنات کا مالک اور کارساز ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ "اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز کی تدبیر کرتا ہے۔"

(سورۃ الزمر: 62)

CS CamScanner

3- قدیم مذاہب اور تہذیبوں میں تصورِ خدا:-

"پچاس سال قبل جدید نوعِ انسانی کا آغاز ہوا۔ اس دور کو جسے Paleolithic period کہتے ہیں۔ بہت سے نسوانی مجسمے ملتے ہیں جن سے ایک ایسی "عظیم ماں" کا تصور ملتا ہے جو تمام زندگی کا سرچشمہ ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ادیانِ عالم میں زیادہ تر نسوانی تصورِ خدا ہی پایا جاتا تھا۔ صاحبِ قلم نے اس کا تجزیہ اور مشاہدہ کیا کہ عورت ہی پیدائش کا ذریعہ ہے جیسا کہ دنیا کی دیگر اشیاء کو پیدا کرنے والی بھی کوئی نسوانی ہستی ہو گی۔"

(ارشد محمود، تصورِ خدا، نگارشات/گلشن ہاؤس لاہور، 2017، ص 16-16)

a) عرب اور تصورِ خدا:-

ایسی قوموں کی بابت سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

ترجمہ "اور وہ کہتے ہیں: ہماری دنیوی زندگی کے سوا (اور) کچھ نہیں ہے ہم (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ کے (حالات و واقعات) سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا (گویا خدا اور آخرت کا کلیۃً انکار کر دیتے ہیں)"

(الجاثیہ: 24)

b) یہودیت اور عیسائیت میں تصورِ خدا:-

یہودی حضرت عزیرؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا جبکہ عیسائی عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے جبکہ النصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔"

(التوبہ: 30)

4- انکارِ خدا کے حوالے سے شبہات:-

قدیم مذاہب میں تصورِ خدا اور خدا کے بارے نظریات کے بعد فلسفہ، ادب اور جدید سائنسی نظریات نے تشکیک، الحاد اور دہریت کو پیدا کیا جن میں چند شبہات درج ذیل ہیں۔

1- نیوٹن نے مشاہدے میں پایا کہ "آسمان کے تمام ستارے اور سیارے کچھ ناقابلِ تغیر قوانین میں بندھے ہوئے ہیں اور انہی کے تحت متحرک ہیں۔"

2- ڈارون کے نظریہ ارتقاء نے ثابت کیا کہ "انسان کسی خاص تخلیقی حکم کے تحت وجود میں نہیں آیا بلکہ مادی ارتقاء کے نتیجے میں انسان بن گیا۔"

3- ایک فلسفی کا کہنا ہے کہ "مجھے مادہ مہیا کرو، میں تمہیں بتا دوں گا کہ دنیا اس مادے سے کس طرح بنائی جاتی ہے۔"

5- وجودِ باری تعالیٰ کا اثبات، عقلی دلائل کی روشنی میں:

1- آغازِ ذات ہم اس کائنات کے آغاز پر غور کریں تو ہمیں محسوس ہوگا کہ اس کا ایک کسی خالق کی موجودگی امر دی ہے۔ اس سلسلے میں دو آراء ہو سکتی ہیں

① ایک وہ جو خدا کو نہ ماننے والے دیتے ہیں کہ آغاز مادے سے ہوا

② دوسرا وہ جو خدا کو ماننے والے دیتے ہیں کہ آغاز ایک ذی شعور اور صاحبِ ارادہ ہستی سے ہوا۔

ان دونوں کے دلائل کا جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں مفروضے ہیں کوئی تجرباتی یا مشاہداتی دلیل نہیں البتہ خدا کے وجود کے حق میں یہ بات جاتی ہے وہ یہ کہ انسان ذی شعور ہستی ہے اور مادہ شعور سے محروم ہے سوال یہ ہے کہ شعور سے ایک محروم چیز یعنی مادہ ایک صاحبِ شعور کو کیسے جنم دے سکتا ہے۔ اس لیے شعور مادے سے بہت بلند ہے لیکن اگر خدا کو "جو خود صاحبِ شعور ہے" تسلیم کر لیا جائے تو یہ مشکل حل ہوگی۔

2- نظریہ ارتقائے کائنات اور خالق کی ضرورت کا احساس:

ارتقائے کائنات کے مسئلہ پر جتنا غور کیا جائے ایک خالق اور رب کی ضرورت کا احساس اتنا ہی شدید ہوتا جاتا ہے۔ نظریہ ارتقاء سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات میں زندگی کے ظہور سے قبل بے شمار غیر معمولی اور ہمہ گیر تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ زمین ایک خاص ہیئت اختیار کی۔ ہوا اور پانی کی ایک مخصوص شکل قائم ہوئی۔ موسم کا نظام اور دیگر زندگی کے قیام اور ارتقاء کے لیے سازگار ہوئے۔ سوال یہ ہے کہ اتنی منظم، مرتب اور منضبط تبدیلیاں آپ سے آپ کیسے واقع ہو سکتی ہیں؟ کیا عقل اسے ماننے کو تیار ہے کہ یہ سب محض ایک حادثہ اور اتفاق کی بنا پر ہو گیا۔

3- وجودِ باری تعالیٰ پر آئمہ اسلام کے عقلی دلائل:

1- امام جعفر صادقؒ سے کسی نے اللہ کے وجود پر دلیل دریافت کی۔ آپؒ نے فرمایا کہ "اگر تم سمندر میں کشتی میں سوار ہو اور کشتی ڈوب جائے اور اس کی کوئی تختی بھی تمہارے ہاتھ میں نہ ہو اور تیرنا بھی نہ جانتے ہو تو پھر بھی تم کو سلامتی اور نجات کی امید باقی رہے گی؟" سائل نے کہا کہ "امید تو رہے گی"۔ امام موصوف نے فرمایا "ظاہراً اسباب نہ ہونے کے باوجود جس کے سہارے تیرا امید قائم ہے وہی خدا ہے یہ گویا ہستی باری کی نفسیاتی دلیل ہے۔"

2- امام شافعیؒ نے فرمایا "درخت توت کے پتے جب بکری کھاتی ہے تو اس کی مینگنیاں بن جاتی ہیں اور جب اس کو ریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو اس سے ریشم تیار ہوتا ہے اور جب شہد کی مکھی کھاتی ہے تو اس سے شہد بن جاتا ہے۔ گویا ایک ہی چیز سے تین مختلف حقیقتیں بن جاتی ہیں یہ قادرِ مطلق

CS CamScanner

کا عمل ہے جس کو ہم خدا کہتے ہیں۔"

3- امام مالکؒ نے ثبوت باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا کہ ایک انسان کی آواز دوسرے انسان سے نہیں ملتی اسی طرح شکل بھی۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ اصوات و اشکال کا یہ اختلاف ایک علیم قوت کا عمل ہے جس کو ہم خدا کہتے ہیں۔

6- وجودِ باری تعالیٰ اور سائنسدانوں کا اعتراف:-

ذیل میں چند مشہور اور بڑے سائنسدانوں کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں جو نہ صرف خدا کے وجود کے قائل تھے بلکہ انہیں اس بات پر بھی اصرار تھا کہ انہیں سائنس اور سائنسی طریقہ کار نے ہی خدا پر ایمان لانے پر مجبور کیا ہے۔

⇐ سائنسی طریقہ کار کے بانی **سر فرانسس بیکن (1626 - 1561)** کا کہنا ہے۔
"یہ کہنا بالکل درست ہے کہ تھوڑا سا فلسفہ پڑھنے سے ایک شخص ملحد بن سکتا ہے لیکن فلسفے میں گہرائی کا سفر مذہب سے تعلق کی صورت میں ہی نکلتا ہے۔"

⇐ ماڈرن فلسفی کے بانی **رینے ڈیکارٹ (1650 - 1596)** کا کہنا ہے۔
"میں یہ واضح طور پر دیکھ رہا ہوں کہ سائنس میں جو بھی سچائی اور قطعیت ہے اس کا انحصار اکیلے سچے خدا کے بارے میں علم پر ہے۔ وہ اس طرح کہ خدا کو جانے بغیر میں کسی بھی چیز کا مکمل علم حاصل نہیں کر سکتا ہوں۔"

⇐ ماڈرن سائنس کے بانی **سر آئزک نیوٹن (1727 - 1642)** کا کہنا ہے۔
"کوئی اور سائنسی گواہی نہ بھی ہوتی تو اکیلا انگوٹھا خدا کے وجود کی گواہی کے لیے کافی تھا۔"

⇐ الیکٹرومیگنیٹزم کے بانی **مائیکل فیراڈے (1867 - 1791)** کا کہنا ہے۔
"فطرت کی کتاب کہ جس کا ہم نے سائنس کے ذریعے مطالعہ کرنا ہے وہ خدا کے ہاتھوں سے لکھی گئی ہے۔"

⇐ مائیکروبیالوجی کے بانی **لوئیس پاسچر (1895 - 1822)** کا کہنا ہے:
"تھوڑی سی سائنس کا مطالعہ تمہیں خدا سے دور لے جاتا ہے جبکہ اس کا گہرا مطالعہ تمہیں خدا کے

نزدیک کر دیتا ہے :-

7 - عقیدۂ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات :-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ :- اس کی مثل کوئی چیز نہیں -

اس عقیدے نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بے پناہ اثرات مرتب کیے ان اثرات میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں -

7.1 - آزادی اور حریت :-

انسانی زندگی پر سب سے نمایاں اثر یہ پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ انسان کو آزادی و حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے۔ تمام کائنات انسان کے لیے ہے لیکن جب تک انسان توحید سے آشنا نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی ذلت کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی ہر شے حقیر چیزوں سے ڈرتا اور کانپتا ہے۔

7.2 - محبت الٰہی :-

عقیدہ توحید کی وجہ سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے وہاں وہ خود خالق ارض و سما سے بھی بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے -

ترجمہ :- "ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں" -

(البقرہ : 165)

علامہ اقبال بندے اور رب کے اس تعلق کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں

؎ خودی کا سرِ نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الہ الا اللہ

7.3 - وسعت نظر :-

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے کبھی تنگ نظر نہیں ہوتے۔ ایمان باللہ اور توحید کا انسانی زندگی پر ایک اہم اثر یہ ہے کہ یہ انسان کی نگاہ میں اللہ تعالیٰ کی سلطنت جتنی وسعت پیدا کر دیتا ہے۔ اس طرح کائنات پر اپنے نفس کے تعلق سے نہیں بلکہ خود عالم کے تعلق سے نگاہ ڈالتا ہے۔

CamScanner

7.4 عزت النفس :-

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو پستی اور ذلت سے نکال کر خودی اور عزت نفس کے بلند ترین درجے پر پہنچا دیتا ہے۔ بزبان اقبال

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔

بقول پیر نصیر الدین نصیر :-

قدرت ہے اسی کی اقتدار اس کا ہے
اجرائے قضا میں اعتبار اس کا ہے
تو کون ہے فیصلہ سنانے والا
عزت ذلت پہ اختیار اس کا ہے۔

7.5 عجز و نیاز :-

اللہ تعالیٰ پر ایمان سے پیدا ہونے والی خودداری انسان کو مغرور اور متکبر نہیں بناتی بلکہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لا شریک پر ایمان رکھنے والے شخص میں خودداری اور عجز و انکساری ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔

علامہ اقبال کہتے ہیں

خودی ہو علم سے محکم تو غیرت جبرائیل
ہو اگر عشق سے محکم تو صور اسرافیل

7.6 غلط توقعات کا ابطال :-

یہ حقیقت ہے کہ انسان کی فطرت میں عبادت کرنا شامل ہے "ایمان باللہ" سے محروم شخص اگر اللہ رب العزت کی عبادت نہ کرے تو فطری طور پر اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو کر اپنے نفس کی پوجا کرنے لگتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا ہے۔"

(الفرقان : 43)

7.7 - صبر و توکل

ایمان باللہ اور توحید خالص انسان میں صبر و توکل پیدا کرتی ہے۔ وہ دنیا کے مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ عجیب شان بے نیازی کا مالک بن جاتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ "بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

(البقرہ: 153)

اور توکل کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ "اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے"

(آل عمران: 122)

7.8 - اصلاح اخلاق:-

توحید سے انسان میں احساس ذمہ داری اجاگر ہوتا ہے۔ نفس میں پاکیزگی اور اعمال میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔ افراد کے باہمی معاملات درست ہوتے ہیں جس سے ایک صالح اور منظم معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:-

عقیدہ توحید کی اجتماعی زندگی پر بھی گہرا اثر ہوتا ہے۔ انسانی معاشرے کی بنیاد کامل عدل، صحیح مساوات، وحدت الٰہ اور وحدت آدم کے بغیر نا ممکن ہے۔ دنیا کی تباہی کا اصل سبب یہ ہے کہ جس رفتار سے سائنس نے ترقی کی ہے اس رفتار سے انسان کے شعور نے ترقی نہیں کی۔ انسانیت کو قوم پرستی اور وطن پرستی کے ٹکڑوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ اقوام عالم کی صورت حال یہ ہے کہ ہر قوم کی الگ دوسرے سے نہ صرف نسلیں جدا جدا ہیں بلکہ ان کے معبود بھی ایک جیسے نہیں۔ عقیدہ توحید کی اساس کے سوا باقی مساوی اساسیں نہ صرف کمزور ہیں بلکہ ناقابل عمل بھی ہیں اور یہ مسائل کا حل کرنے کی بجائے ان میں مزید اضافہ کر دیتی ہے۔ بقول اقبال

صبح ازل یہ مجھ سے کہا جبریل نے
جو عقل کا غلام ہو، وہ دل نہ کر قبول